مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوت

ہفت روزہ — کراچی

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی أَمْرِہٖ

رمضان

کی پہلی کو سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے نازل ہوئے جو تعداد میں دس تھے — پھر سات سو سال بعد ۶ رمضان کو سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر توراۃ نازل ہوئی — پھر پانچ سو سال بعد ۱۲ رمضان کو سیدنا داؤد علیہ السلام پر زبور نازل ہوئی۔ زبور سے بارہ سو برس بعد ۱۸ رمضان کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور انجیل کے پورے چھ سو برس بعد رمضان کی ۲۴ تاریخ کو لوحِ محفوظ سے آسمان دنیا پر ایک دم پورا نازل ہوا اور اسی تاریخ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونا شروع ہوا۔

جلد ۳ — ۳ تا ۹ رمضان ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰ مئی ۱۹۸۵ء — شمارہ ۴

خصائل نبویؐ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابو احمد و معاویۃ بن ہشام قالا حدثنا سفیان عن منصور عن خیثمۃ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من الشہر السبت والاحد والاثنین ومن الشہر الآخر الثلثاء والاربعاء والخمیس۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) ہر مہینہ کے تین روزے اس طرح بھی رکھتے تھے۔ کہ ایک مہینہ میں بار اتوار پیر کو روزہ رکھ لیتے اور دوسرے ماہ میں منگل بدھ جمعرات کو۔

فائدہ تاکہ ہفتہ کے تمام دنوں میں روزے ہو جائیں۔ اور [illegible] کا روزہ قصداً نہ رکھتے ہوں۔ جیسا کہ بعض روایات میں اس کو عید کا دن قرار دیا گیا۔ اور دوسرے اہم مشاغل اس میں ہوتے ہیں۔ یا اس روایت میں ذکر نہیں کیا گیا دوسری روایات میں اس کے روزے کا ذکر ہے ہی۔

حدثنا ہارون بن اسحٰق الہمدانی حدثنا عبدۃ بن سلیمان عن ہشام ابن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کان عاشوراء یوما تصومہ قریش فی الجاہلیۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ فلما قدم المدینۃ صامہ وامر بصیامہ فلما افترض رمضان کان رمضان ہو الفریضۃ وترک عاشوراء فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عاشوراء کا روزہ زمانہ جاہلیت میں قریش رکھا کرتے تھے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی (ہجرۃ سے قبل تطوعاً) رکھ لیا کرتے تھے۔ (لیکن ہجرت کے بعد) جب مدینہ منورہ تشریف لائے۔ تو خود بھی (اہتمام سے) رکھا اور امت کو بھی (وجوباً) حکم فرمایا۔ مگر جب رمضان المبارک نازل ہوا تو وہی فرضی روزہ بن گیا۔ اور عاشورے کی فرضیت منسوخ ہوگئی (اب استحباب باقی ہے) جس کا دل چاہے رکھے جس کا دل چاہے نہ رکھے

فائدہ عاشورے کے روزے کی فضیلت میں مختلف روایتیں وارد ہوتی ہیں۔ چنانچہ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ عرفہ کے روزہ سے دو سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور عاشورے کے روزہ سے ایک سال کے۔ بعض شروح میں لکھا ہے کہ عاشورے کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کنارہ پر آئی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات ملی تھی اور فرعون غرق ہوا تھا اسی دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور اسی دن آسمان پر اٹھائے گئے اسی دن حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے خلاصی ملی اور اسی دن ان کی امت کا قصور معاف ہوا اور اسی دن حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں سے نکالے گئے اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام کو مشہور مرض سے صحت عطا ہوئی۔ اور اسی دن حضرت ادریس علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملک عطا ہوا۔ اس کے علاوہ اور بھی کرامات اس دن کی شروح حدیث اور کتب سیر میں لکھی ہیں۔ محدثانہ حیثیت سے ان میں کلام بھی ہے مگر بہت سے کرامات صحیح طور سے بھی ثابت ہیں۔ کہتے ہیں کہ وحشی جانور بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ اللہ اکبر کس قدر متبرک دن ہے جس کو ہم لہو ولعب میں ضائع کر دیتے ہیں۔ غالباً انھیں میں سے کسی وجہ سے زمانہ جاہلیت میں اس دن کی

باقی صفحہ ۹ پر

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

کراچی
ختم نبوت

جلد نمبر ۳

شمارہ نمبر ۴۶

فہرست

خصائل نبوی ﷺ
حضرت شیخ الحدیثؒ ۲

بزم ختم نبوت ۳

ابتدائیہ ۵
رمضان المبارک اور روزہ کی فضیلت
قاری شریف احمد ۷

چور دروازے ۱۰
ندیم دانا

یہ کلمہ دوستی ہے یا کلمہ دشمنی ؟ ۱۲
محمد اقبال رنگونی

دورۂ افریقہ ۱۵
منظور احمد الحسینی

تم ہمارے ہم تمہارے ہو گئے ۱۶
حافظ محمد حنیف

قادیانیوں کی خرمستیاں ۱۸

آپ کے مسائل
مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۲۰

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

دو روپیہ

فون نمبر

۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک

سالانہ ـــــ ۷۰ روپے
ششماہی ـــــ ۴۰ روپے
سہ ماہی ـــــ ۲۰ روپے

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبہ کتابت

محمد عبدالستار واحدی
امجد محمود

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع : کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت : A/۲۰ سائٹرہ مینشن
ایم ۔ اے جناح روڈ ۔ کراچی ۔

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب ـــــ	۲۱۰ روپے
کویت ، اومان ، شارجہ دوبئی اردن اور شام ـــــ	۲۳۵ روپے
یورپ ـــــ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا ، امریکہ ، کنیڈا ـــــ	۲۷۰ روپے
افریقہ ـــــ	۳۱۰ روپے
افغانستان ، ہندوستان ـــــ	۱۶۵ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

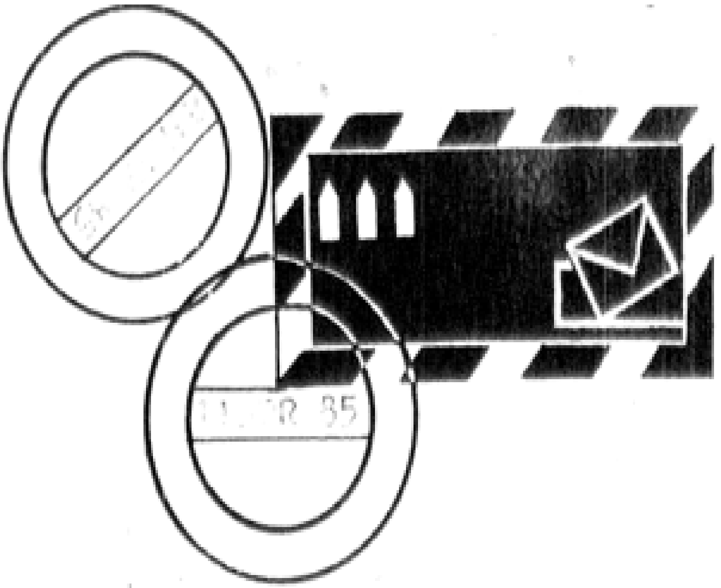

بزمِ ختمِ نبوت

قادیانیت ایک جاسوس ٹولہ

ہفت روزہ "تقاضے" لاہور یکم اپریل ۸۵ء پیش نظر ہے۔ یہ رسالہ پیام شاہجہانپوری کی ادارت میں شائع ہوتا ہے۔ یہ صاحب کون ہیں؟ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے پرچے میں جو طرز اپنایا ہوا ہے۔ وہ ایک طرف انتشار اور افتراق کا داستہ ہے تو دوسری طرف عوام میں یہ تأثر پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ جس طرح سنی شیعہ، دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث کے نام سے ملک میں مختلف مکاتب فکر موجود ہیں اسی طرح "قادیانی" بھی ایک مکتبۂ فکر ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ قادیانی جو اپنے آپ کو احمدی کہلواتے ہیں۔ یہ نہ کوئی مذہب ہے اور نہ ہی کوئی مکتبۂ فکر یہ انگریزوں کا جاسوس ٹولہ اور خود کاشتہ پودا ہے اس ٹولہ کو ایک مذہب قرار دینا یا اسے مکتبۂ فکر قرار دینا حقائق کو جھٹلانے کی ایک کوشش ہے۔

(محمد اسلم۔ راولپنڈی)

نیروبی (کینیا)

محترم و مکرم!

السلام علیکم رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

بعد سلام مسنون گذارش ہے کہ یہاں پر خیریت ہے امید ہے کہ آپ سب حضرات بھی خیریت سے ہوں گے۔ آپ نے جو رسالے ارسال کیے ہیں وہ ملتے رہتے ہیں۔ ایک بات وقت نہ ملنے کی وجہ سے تحریر نہ کر سکا وہ یہ کہ اگر جماعتی مطبوعات جو انگریزی میں ہیں وہ بھیجی جائیں تو یہ انتہائی مفید ہوگا۔ اور اس کا فائدہ بہت زیادہ ہوگا۔ فقط والسلام

(قاری گل محمد ہزاروی حال مقیم نیروبی (کینیا)

مانچسٹر (انگلینڈ)

احقر بفضلہ تعالیٰ حرمین شریفین کی زیارت سے واپس آ چکا ہے۔ اور کئی دنوں سے خط نہ لکھ سکا۔ وجہ یہ تھی کہ طبیعت بہت ہی خراب رہی۔ ابھی تک اس کا اثر باقی ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوت برابر مل رہا ہے اور یہاں تقسیم کر دیتا ہوں۔ حنیف رامے صاحب کا ایک مضمون یہاں کے اخبار جنگ میں چھپا تھا۔ اس کے جواب میں ایک مضمون لکھا ہے طبیعت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے ذرا تاخیر ہو گئی۔ تاہم جتنا لکھا ہے وہ حاضر خدمت ہے آپ اسے دیکھ لیں تاکہ غلطی نہ رہ جائے اور ہفت روزہ میں شائع کر دیں۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو تحریر فرما کر مشکور فرمائیں

فقط والسلام

محمد اقبال رنگونی

مانچسٹر (انگلستان)

بقیہ صـ۲۳ پر

ابتدائیہ

"منی پاکستان" دشمنوں کے نرغے میں

کراچی میں گذشتہ دنوں ویگن کی زد میں آکر ایک طالبہ کی ہلاکت اور متعدد طالبات کے زخمی ہونے کے واقعہ کو فرقہ واریت اور طبقہ واریت کا رنگ دیدیا گیا ہے۔ جس کے فوراً بعد کراچی کا وہ علاقہ جہاں یہ حادثہ رونما ہوا طوفان خیز ہنگاموں کی لپیٹ میں آگیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے دوسرے علاقے بھی ہنگاموں کی زد میں آگئے۔ قتل و غارت، لوٹ مار، خنجر زنی اور آتش زنی کے شدید واقعات ہوئے۔ پولیس جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ محافظ قوم ہے، جس کا نصب العین

"پولیس کا ہے فرض مدد آپ کی"

بتایا جاتا ہے کہتے ہیں کہ اس نے ہنگاموں کو فرو کرنے کی بجائے، لاٹھی اور گولی سے کام لے کر ہنگاموں میں شدت پیدا کر دی ــــــــ صرف ایک علاقے اورنگی ٹاؤن کے بارے میں شائع ہونیوالی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں سینکڑوں آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے ــــــــ بالآخر فوج طلب کی گئی کرفیو لگا اور اس طرح حالات پر کسی حد تک قابو پالیا گیا۔

کراچی کے ان ہنگاموں نے جن نفرتوں، کدورتوں اور بغض و عداوت کو جنم دیا تھا اتنے دن گذرنے کے بعد بھی یہ سلسلہ ختم ہونے میں نہیں آرہا جس کی وجہ سے اورنگی ٹاؤن کے علاقے میں ابھی تک کرفیو لگا ہوا ہے ــــــــ اب حالات یہاں تک پہنچ چکے ہیں کہ شہر میں کہیں بھی ٹریفک کا حادثہ ہوتا ہے تو فوراً بعد ایک گروپ نکل آتا ہے جو حادثے کی مرتکب بس، ویگن یا رکشے وغیرہ کو آگ لگا دیتا ہے ایک اخبار نے ان واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

اب بھی کچھ شرپسند عناصر سابقہ واقعات کی آڑ لیکر پورے شہر میں آگ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فرضی انجمنوں اور تنظیموں کی طرف سے ایسے پمفلٹ اور پوسٹر تقسیم کئے جا رہے ہیں جن میں ایک دوسرے کے خلاف انتہائی نفرت انگیز اور دھماکہ خیز مواد موجود ہے ــــ مہاجر، پٹھان، پنجابی سندھی کا تفرقہ کھڑا کیا جا رہا ہے۔

کراچی جیسے لاکھوں کی آبادی کے شہر میں ٹریفک کے اژدہام کی وجہ سے اکثر حادثات ہوتے ہیں کوئی دن خالی نہیں جاتا جس دن کوئی حادثہ نہ ہوتا ہو۔ سال بھر میں ہونے والے حادثات اور حادثات کے نتیجہ میں ہونے والی اموات ہزاروں تک جا پہنچتی ہیں۔ ان حادثات کے بعد بہت کم ایسا ہوا

ہو گا کہ حالات نے ایسا رخ اختیار کیا ہو جیسا حالیہ ہنگاموں کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ ٹریفک کے ایک حادثے کو آڑ بنا کر قتل و خون ریزی کا بازار گرم ہو جانا اور پھر اس کا دوسرے علاقوں میں پھیل جانا کسی خطرناک دماغ کی خفیہ پلاننگ کی معلوم ہوتی ہے۔

دیکھنا یہ ہے کہ وہ "خطرناک دماغ" کونسا ہے جو خفیہ پلاننگ کر رہا ہے ــــــ ہمارے خیال میں وہ "خطرناک دماغ" ان لوگوں کا ہے جنہوں نے ابھی تک پاکستان کو تسلیم نہیں کیا اور جو "اکھنڈ بھارت" کے نظریے پر ایمان رکھتے ہیں ــــــ ہم ایک عرصہ سے یہ نشاندہی کرتے آ رہے ہیں کہ قادیانی جماعت اس مملکتِ خداداد پاکستان کی بدترین مخالف جماعت ہے۔ اس جماعت کے آنجہانی پیشوا مرزا محمود نے "اکھنڈ ہندوستان" کی پیشگوئی کر رکھی ہے ــــــ مرزا محمود نے اس پیشگوئی میں واضح طور پر یہ کہا ہے کہ

اگر ہندوستان تقسیم ہو گیا تو ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ دوبارہ ایک ہو جائیں

(الفضل قادیان ۵ اپریل ۱۹۴۷ء)

ان الفاظ کو بار بار پڑھیں اور پھر کراچی کے حالیہ ہنگاموں پر غور کریں تو نتیجہ یہی نکلے گا کہ باقیماندہ پاکستان کو توڑنے کے لئے قادیانی جماعت نے اپنے "امام" کی ہدایات کے مطابق کوششیں شروع کر دی ہیں۔

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بارے میں یہ حقیقت کھل کر سامنے آ چکی ہے کہ اس کے پس پردہ مرزائیوں خاص طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے "ایم ایم احمد" کی سازش کارفرما تھی جس کا اظہار اس وقت مشرقی پاکستان میں افواج پاکستان کے کمانڈر جنرل نیازی، چیف آف سٹاف باقر صدیقی اور راؤ فرمان علی صاحب کر چکے ہیں۔

قادیانیوں کو جب سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے وہ ہر طرف سے مایوس ہو کر کراچی کا رخ کر رہے ہیں۔ یہاں جتنے بھی سرکاری دفاتر اور محکمے ہیں ان میں اکثر محکموں کی اہم پوسٹوں پر قادیانی براجمان ہیں۔ اب ان کی پوری پوری کوشش ہو گی کہ کراچی جسے "منی پاکستان" کہا جاتا ہے اور جہاں ہر طبقے کے لوگ آباد ہیں۔ انہیں آپس میں لڑایا جائے اور حالات اتنے خراب کر دیئے جائیں کہ بالآخر ان کے امام مرزا محمود کی پیشگوئی پوری ہو جائے۔

الحمد للہ

آپ کے محبوب رسالے ہفت روزہ ختم نبوت کا یہ شمارہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے تیسری جلد کا آخری شمارہ ہے۔ آئندہ شمارے سے چوتھی جلد کا آغاز ہوگا۔

خوشخبری

قارئین ختم نبوت اور جماعتی احباب کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ چوتھی جلد سے آپ کے محبوب پرچے "ختم نبوت" میں چار صفحات کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ جماعتی خبروں اور رپورٹوں کی اشاعت کا بطور خاص خیال رکھا جائے گا۔ اندرون اور بیرون ملک متعدد نمائندے مقرر کر دیئے گئے ہیں وہ جو رپورٹیں بھیجیں گے خصوصیت کے ساتھ شائع کی جائیں گی۔ آئندہ ٹائیٹل دو رنگا شائع ہو گا ان تمام خوبیوں کے باوجود پرچے کی قیمت میں بھی کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔

"ادارہ"

تحریر: مولانا [illegible] شریف [illegible] کراچی

اَلسّلام اے ماہِ رمضان السلام

رمضان المبارک اور روزہ کی فضیلت

خطبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث کی کتابیں روزہ کی فضیلت سے بھری ہوئی ہیں ہم ان سب کو یہاں درج بھی نہیں کر سکتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ میں رمضان المبارک کے فضائل پر ایک مفصل تقریر فرمائی۔ یہ تقریر اتنی جامع اور مکمل ہے کہ اس سے ماہ رمضان کی پوری اہمیت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس لئے سب سے پہلے ہم اسی کو بیان کرتے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اے لوگو! تمہارے اوپر ایک بہت بڑا مہینہ سایہ ڈالنے والا (آنیوالا) ہے بہت برکتوں والا ہے اس مہینہ میں ایک رات (شب قدر) ایسے مرتبہ والی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزے (مسلمانوں پر) فرض فرما دیئے اور اس کے رات کے قیام (تراویح) کو باعث ثواب کردیا۔ جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے وہ ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں فرض ادا کیا۔ اور جو شخص اس مہینہ میں کوئی ایک فرض ادا کرے وہ ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کئے اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ اور یہ مہینہ باہمی رواداری اور غمخواری کا ہے اس مہینہ کی برکت سے مؤمن کے رزق میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے (وہ) اس کے لئے گناہوں کے معاف ہونے اور دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہوگا۔ مگر اس روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔

صحابہؓ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کوئی شخص ایک روزہ دار کا روزہ صرف ایک کھجور یا پانی یا دودھ کے گھونٹ سے ہی کھلوا دے گا تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ہی ثواب عطا فرمائے گا۔

(مطلب یہ ہے کہ روزہ دار کو بھی پورا ثواب ملے گا اور افطار کرنے والے کو بھی) اور اس مہینہ کا ابتدائی حصہ (پہلا عشرہ) رحمت کا ہے، اور دوسرا حصہ (دوسرا عشرہ) مغفرت کا ہے اور آخری حصہ (تیسرا عشرہ) دوزخ سے آزادی کا ہے اور جو شخص اپنے خادم (ملازم) سے اس مہینہ میں کام ہلکا لے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ اور جہنم سے آزاد کر دے گا۔ اور تم رمضان میں چار کام زیادہ کیا کرو دو کاموں سے تو تم اپنے پروردگار کو راضی کرو۔ اور دو کام ایسے ہیں جن سے تمہیں چھٹکارا نہیں (یعنی ان کاموں کی تمہیں ضرورت ہے) پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے پروردگار کو راضی کرو وہ کلمۂ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے۔ اور جن دو باتوں کے بغیر تمہیں چارہ نہیں وہ جنت کی طلب اور دوزخ سے پناہ مانگنا ہے۔ اور جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے گا (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض (کوثر) سے ایسا پانی پلائیگا کہ اس کے بعد

جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔
(ابن خزیمہ، بیہقی وغیرہ)

یہ تقریر تھی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کے فضائل پر جو اتنی جامع اور مکمل ہے جس کی تفصیل سے بہت بڑی کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ لیکن ہم اس کی مختصر سی تشریح کرتے ہیں

تشریح خطبۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر کا خلاصہ مختصراً یہ ہوا کہ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ نفل عبادتوں کا ثواب فرضوں کے برابر کر دیتے ہیں اور ایک فرض کا ثواب ستر فرضوں کے ثواب کے برابر۔

رمضان صبر کا مہینہ ہے۔ صبر کا مہینہ اس لئے کہا گیا کہ انسان روزہ میں اپنے نفس کو خواہشات سے روکتا ہے۔ چنانچہ روزہ میں نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ باوجودیکہ اچھی سے اچھی اور اعلیٰ سے اعلیٰ کھانے پینے کی نعمت اس کے سامنے ہوتی ہے مگر روزہ ہونے کی وجہ سے صبر کرتا ہے۔ اسی طرح رات کے آرام کو چھوڑ کر معمول سے زیادہ جاگتا ہے اور تراویح میں کھڑا رہتا ہے، بلکہ بہت سے اللہ کے نیک بندے تو ایسے بھی ہیں کہ ساری ساری رات عبادت میں گذار دیتے ہیں۔

ہمدردی کا مہینہ اس لئے فرمایا کہ ہر روزہ دار یہ سمجھتا ہے کہ اس وقت میرا جو حال ہے ویسا ہی سب روزہ داروں کا ہوگا۔ اس سے طبعی طور پر روزہ دار کا دل نرم ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے سے ہمدردی اور محبت کے جذبات اُبھر آتے ہیں۔ اس مہینہ میں مؤمن کے رزق میں برکت ہونا اتنی کھلی اور صاف بات ہے جس کا ہر مسلمان رمضان میں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتا ہے۔ افطار کے وقت کیا کیا نعمتیں سامنے رکھی ہوتی ہیں، سحری میں کن کن نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے، رمضان کے بعد بھی یہ چیزیں بازار میں فروخت ہوتی ہیں مگر رمضان جیسی برکت کہاں، خریدنے کی ہمت بھی کم ہوتی ہے۔

اسی حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ رمضان کے پہلے دس دن رحمت کے ہیں، دوسرے دس دن مغفرت کے اور آخر کے سارے دن جہنم سے آزادی کے ہیں

علمائے کرام نے اس کے مختلف مطلب بیان کئے ہیں اور اپنی اپنی جگہ سب صحیح ہیں۔ ہم یہاں صرف چند مطلب بیان کرتے ہیں۔

آدمی تین قسم کے ہوتے ہیں۔

ایک وہ جن پر گناہوں کا بوجھ زیادہ نہیں ہوتا اور نیک ہوتے ہیں۔

دوسرے وہ لوگ ہیں جو معمولی گناہگار ہیں اور نیکیاں گناہوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی ہیں۔

تیسرے وہ لوگ ہیں جو بہت ہی گنہگار ہیں۔

پہلی قسم کے آدمیوں پر شروع رمضان ہی سے انعاماتِ خداوندی اور رحمت کی بارش شروع ہو جاتی ہے۔

دوسری قسم کے لوگوں کی رمضان کے کچھ روزے رکھنے اور نیک کام کرنے کے بعد معافی اور مغفرت ہونی شروع ہوتی ہے۔

تیسری قسم کے لوگوں کی مغفرت اس وقت ہوتی ہے جب رمضان کا زیادہ حصہ نیکیوں میں گذار دیتے ہیں۔

دوسرے مطلب کو یوں سمجھئے کہ رحمت اس کو کہا جاتا ہے کہ حاکم کی مجرم کے حال پر توجہ ہو جائے اور حاکم اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ شروع کر دے جیسے کوئی حاکم کسی مجرم کو بری کرنا چاہتا ہے تو شروع مقدمہ ہی سے اس کا برتاؤ مجرم کے ساتھ نرم سا ہوتا ہے جس سے مجرم کو کچھ امید اور ڈھارس بندھ جاتی ہے کہ انشاء اللہ میں بری ہو جاؤں گا یہ رحمت کہلاتی ہے۔

پھر مقدمہ کے دوران حاکم کبھی زبان سے بھی کہہ دیتا ہے کہ اس مرتبہ تو ہم تم کو کچھ نہیں کہتے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

دیکھو آئندہ احتیاط رکھنا۔ یہ مغفرت اور معافی کہلاتی ہے اس کے بعد حاکم مقدمہ کا فیصلہ سناتے وقت یہ اعلان کر دے کہ فلاں شخص کو بَری کر دیا یہ جہنم سے آزادی کا درجہ ہے۔

ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اس ماہ مبارک کا اوّل حصہ رحمت ہے، یعنی اللّٰہ تبارک و تعالیٰ کا انعام سب مسلمان بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کے بعد جو لوگ اس کا شکر ادا کرتے ہیں ان کے لئے رحمت میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (یعنی اگر تم شکر کرو گے تو تم کو زیادہ نعمت دوں گا)

اور اس کے درمیانی حصہ سے مغفرت شروع ہو جاتی ہے، کیونکہ روزوں کا کچھ حصّہ گزر چکا ہے اس کا بدلہ مغفرت کے ساتھ شروع ہو جاتا ہے اور آخری حصّہ میں تو ایسے لوگ جہنم کی آگ سے بالکل خلاصی اور نجات ہی پا جاتے ہیں، سرکار دو عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ایسے ہی شخص کے متعلق یہ جملے ارشاد فرمائے اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَّ اَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَّ اٰخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ

رمضان میں چار باتوں کی کثرت

اخیر میں حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اس مہینہ میں ایک وظیفہ بھی بتلا دیا کہ اگر تم پروردگار عالم کی رضا اور خوشنودی چاہتے ہو تو چار باتوں کا ورد رکھو وہ چار چیزیں یہ ہیں۔

پہلی بات کلمۂ طیبہ کی کثرت، دوسری بات طلبِ استغفار تیسری بات طلبِ جنت، چوتھی بات عذابِ دوزخ سے پناہ

بقیہ : خصائل نبوی ؐ

فضیلت مشہور تھی۔ جس کی وجہ سے قریش اسلام سے قبل روزہ رکھتے تھے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ سے ہجرت کر کے تشریف لائے تو دیکھا کہ یہود جو اہل کتاب ہیں وہ بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ یہ روزہ کیوں رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس دن حق تعالیٰ شانہٗ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو غلامی سے رہائی دی تھی اور فرعون کو غرق کیا تھا۔ جس کے شکریہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع کے تم سے زیادہ مستحق ہیں اس لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور امت کو بھی اس روزہ کا حکم فرمایا۔ مسلم شریف میں یہ قصہ مذکور ہے اسی وجہ سے حنفیہ کے نزدیک رمضان سے پہلے یہ روزہ فرض تھا۔ جب رمضان شریف کا روزہ فرض ہوا تو اس کی فرضیت منسوخ ہو گئی۔ استحباب اور ایک سال کے گناہ معاف ہونے کی فضیلت اب بھی باقی ہے۔

مسئلہ عاشورے کا روزہ اصل دسویں تاریخ کا ہے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء اسلام میں اہلِ کتاب کی موافقت فرماتے تھے۔ کہ ان کا مذہب بہرحال آسمانی ہے اور مشرکین کے مذہب سے تو اولیٰ ہے۔ مگر اخیر زمانہ میں اہل کتاب کی مخالفت کا قولاً اور فعلاً اہتمام ہو گیا تھا۔ جو بہت سی وجوہ سے ضروری تھا۔ اسی سلسلہ میں کسی صحابی رضؓ نے ادھر توجہ دلائی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اگر زندہ رہا تو آئندہ سال نویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔ ایک دوسری روایت میں ہے، یہود کی مخالفت کرو۔ اور نویں یا گیارہویں کا روزہ رکھا کرو۔ یعنی دسویں کے ساتھ ایک اور ملا لیا کرو کہ اس سے تشبّہ جاتا رہتا ہے۔ اس لیے تنہا عاشورے کا نہیں رکھنا چاہیے بہتر تو یہ ہے۔ اس کے نویں تاریخ کا روزہ ملا لے تاکہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے اگر نویں کا نہ ملا سکے تو گیارہویں کا ملا لے

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں ٹیلیفون لگ گیا

مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے دفتر واقع لطیف آباد نمبر ۷ میں ٹیلیفون لگ گیا ہے۔ جماعتی دوست فون نمبر ۸۴۳۸۶ پر رابطہ قائم کریں۔

نذیر احمد بلوچ مبلغ ختم نبوت حیدر آباد

قادیانی جماعت کے بجٹ میں اضافے کے چور دروازے

قادیانی ملک کی معیشت کو گھن کی طرح چاٹ رہے ہیں حکمران سنی ان سنی کر دیتے ہیں

• ندیم رانا

مشہور مرزائی نواز اخبار "امن" نے خبر دی ہے

"۱۹۸۵ء کے دوران پاکستان میں "جماعت احمدیہ" کے ہر قسم کے چندوں میں وصول جو ۱۹۸۳ء میں بارہ کروڑ اکیانوے لاکھ تھی بڑھ کر بیس کروڑ ستاسی لاکھ روپے تک پہنچ گئی ہے .... ۱۹۸۶ء میں پچیس کروڑ روپے سے بھی زائد ہوگا"

یکم مئی ۱۹۸۵ء

پورے ملک میں مرزائیوں کی تعداد ایک لاکھ بھی نہیں ہے یوں کہنے کو ان کا دعویٰ ہے کہ ہماری تعداد ایک کروڑ ہے لیکن یہ اسی طرح کا جھوٹ ہے جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت۔ اگر مرزائی واقعی سچ بولتے تو یہاں کے مسلمان جو ایک عرصہ سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ مرزائیوں کی مردم شماری کرائی جائے تو مرزائی خوشی خوشی یہ اعلان کر دیتے کہ

آؤ ہماری مردم شماری کرا لو

مردم شماری سے ان کا دامن بچانا اور یہ کہتے چلے جانا کہ ہماری تعداد ایک کروڑ ہے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کی طرح جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے؟

سوال یہ ہے کہ جب مرزائیوں کی تعداد ملک میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے تو ان کی سالانہ آمدن جو ۸۳ء میں بارہ کروڑ اکیانوے لاکھ تھی وہ ۸۵ء میں ایک دم بیس کروڑ ستاسی لاکھ کیسے ہو گئی اور ۸۶ء میں ۸۵ کروڑ تک کیسے پہنچ جائے گی گذشتہ دو سال کے عرصہ میں مرزائیوں کی تعداد کم ہوئی ہے زیادہ نہیں ہوئی۔ کافی تعداد میں وہ بیرون ملک بھاگ گئے، کافی مسلمان ہو گئے، ہزاروں نہیں تو سینکڑوں کی تعداد میں مرکھپ بھی گئے ہوں گے۔ اس صورت میں آمدن کم ہونی چاہیئے نہ کہ زیادہ — پھر یہ سالانہ آمدن میں ایک دم اضافہ کیسے ہو گیا اور آئندہ کیسے ہوگا؟ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چور دروازہ ایسا ہے جہاں سے یہ اپنے بجٹ میں ایک دم اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں۔

جو لوگ مرزائیوں کے خدوخال، عادات و اطوار اور ان کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھے ہوئے ہیں یا ان کے سپیشلسٹ ہیں وہ جانتے ہیں کہ مرزائی مسلمانوں اور ملک کے خلاف کیا کیا سازشیں کر رہے ہیں اور کہاں کہاں کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ حکمران طبقہ یہ کہہ کر مرزائیوں کو نظر انداز کر دیتا ہے کہ "یہ تو بڑے شریف ملنسار اور بااخلاق لوگ ہیں مولوی لوگ خواہ مخواہ ان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔

حالانکہ ان کی شرافت ایسی ہی ہے جیسی چوروں، ڈاکوؤں، لٹیروں کی شرافت ہوا کرتی ہے کوئی ڈاکو، چور لٹیرا یا بدمعاش خود کو ڈاکو، چور، لٹیرا یا بدمعاش نہیں کہتا

ڈاکو ڈاکے ڈالے گا، چور چوریاں کرے گا، لیٹرا لوٹ مار مچائے گا، بدمعاش بدمعاشیاں کرے گا۔ لیکن اگر کسی ڈاکو کو ڈاکو، چور کو چور، لیٹرے کو لیٹرا، بدمعاش کو بدمعاش کہو تو وہ قطعاً برداشت نہیں کرے گا اور اپنی پوری پوری صفائی دے گا۔ حتی الامکان ایسے جرائم پیشہ افراد کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ قانون کی زد میں نہ آسکیں۔

مرزائیوں کی عادت بھی ڈاکوؤں، چوروں اور لیٹروں جیسی ہے وہ مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکے بھی ڈالتے ہیں، بڑے بڑے عہدے حاصل کرکے ان کی حق تلفی بھی کر رہے ہیں اور ناجائز فائدے بھی اٹھا رہے ہیں اس وقت ملک کے اہم کلیدی عہدوں پر قادیانی براجمان ہیں صرف کراچی کو ہی لے لیں یہاں پر

(۱) بیرون ملک چاول برآمد کرنے والے ادارے رائس ایکسپورٹ کارپوریشن میں تین اہم پوسٹوں پر قادیانی قابض ہیں۔

(۲) فلٹر پلانٹ جہاں سے کراچی کو پینے کا پانی مہیا کیا جاتا ہے اس میں بھی بتایا گیا کہ قادیانی ہیں۔

(۳) پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن میں بھی سنا ہے کہ قادیانی کام کر رہے ہیں۔

(۴) محکمہ ڈی اینڈ ٹی پورے سندھ اور کراچی کا سربراہ قادیانی ہے۔

(۵) کراچی پورٹ ٹرسٹ کے ایک اہم عہدہ پر قادیانی ہے۔

(۶) کراچی گیس کمپنی بھی قادیانیت کی زد میں ہے۔

(۷) نیشنل کنسٹرکشن کا بھی ایک بہت بڑا افسر قادیانی ہے

(۸) پی آئی اے میں اور کراچی ائیرپورٹ پر حساس مقامات پر بہت سے قادیانی فائز ہیں۔

(۹) کراچی کنٹونمنٹ بورڈ کا ایک بڑا عہدے دار بھی قادیانی ہے۔

(۱۰) پاکستان اسٹیل مل کے بہت سے عہدوں پر قادیانی بتلائے جاتے ہیں۔

الغرض کس کس محکمے کا ذکر کیا جائے جہاں دیکھوں قادیانی نظر آئے گا۔ یہ تو صرف کراچی کا مختصر سروے ہے پورے ملک کا معاملہ مختلف ہے۔ اس طرح مٹھی بھر قادیانی ملک کی معیشت کو گھن کی طرح چاٹ رہے ہیں حکمران طبقہ سنی ان سنی کر دیتا ہے اور اس مسئلہ کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا۔

ہم نے گذشتہ سے پیوستہ شمارہ میں رائس ایکسپورٹ کارپوریشن میں ہونے والی مبینہ دھاندلیوں کا پردہ فاش کیا تھا۔ یہ صرف ایک محکمہ کا حال ہے دوسرے محکمے اس کے علاوہ ہیں وہ دولت جو دھاندلیوں کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے وہ تمام کی تمام مرزائی جماعت کے خزانے میں جمع ہو جاتی ہے جہاں سے وہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور پاکستان کے خلاف سازشوں پر صرف کی جاتی ہے اس طرح قادیانی جماعت کے بجٹ میں ایک دم اضافہ کا یہ ایک اہم چور دروازہ ہے۔

اس کے علاوہ قادیانی نبوت اور قادیانی جماعت "انگریز کا خود کاشتہ پودا" ہے اس خود کاشتہ پودے کی آبیاری آج بھی انگریز کر رہا ہے قادیانیوں کے اسرائیل سے بھی مستحکم روابط ہیں۔ اگر مرزائیوں کا بجٹ سال بہ سال بڑھتا جا رہا ہے تو یہ کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ مغربی استعمار اور اسرائیل کا یہودی کبھی بھی ان کے بجٹ کو کم نہیں ہونے دے گا۔ قادیانی جماعت کے بجٹ میں اضافہ کا یہ سب سے اہم اور بڑا چور دروازہ ہے جو کبھی بند نہیں ہوتا ہر وقت کھلا رہتا ہے۔

رمضان المبارک

کا احترام ہر مسلمان مرد و عورت

کیلئے ضروری ہے۔

از حافظ محمد اقبال رنگونی۔ انگلینڈ۔

یہ کلمہ دوستی ہے یا کلمہ دشمنی

پاکستان کو گزند پہنچنے کا خطرہ کس سے ہے؟

روزنامہ جنگ ۱۴ فروری کے شمارے میں جناب حنیف رامے صاحب نے مندرجہ بالا عنوان کے تحت قادیانیوں سے متعلق اپنا نقطہ نظر تحریر فرمایا۔

مسلمانوں سے علیحدگی کا اعتراف

موصوف نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ موصوف کی گزارشات کو ٹھنڈے دل سے پڑھیں اور ان پر غور کریں۔ اسی لیے ہم نے نہایت نیک نیتی اور تعصب کی نگاہ سے ہٹ کر موصوف کے خیالات اور قادیانی عقائد کے درمیان غور کیا تو حق بات یہ ہے کہ ہمیں قادیانی عقائد اور اسلامی تعلیمات میں ذرہ بھر بھی یگانگت نظر نہیں آسکی۔ اور یہ بات نہایت وضاحت سے سامنے آگئی کہ قادیانی حضرات کا دین اسلام اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم سے دور ونزدیک کا ذرہ بھر رشتہ نہیں۔ اس باب میں قادیانی حضرات کے نہایت سرکردہ اور ممتاز افراد بھی اسی بات کے قائل ہیں

مرزا بشیر الدین[1] اپنے باپ مرزا غلام قادیانی[1] سے نقل کرتا ہے:

"یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا چند اور مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی ذات، رسول کریم، قرآن، نماز، روزہ، حج زکوٰۃ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے"

(الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۳۰ء)

اخبار الفضل لکھتا ہے کہ

عبداللہ کو کیلم نے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی زندگی میں ایک مشن قائم کیا بہت سے لوگ مسلمان

ہوئے۔ مسٹر ویب نے امریکہ میں ایسی اشاعت شروع کی۔ مگر آپ نے (مرزا صاحب) مطلق ایک پائی کی مدد نہیں کی اس کی وجہ یہ کہ جس اسلام میں آپ پر ایمان لانے کی شرط نہ ہو۔ اسے آپ اسلام ہی نہیں سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین قادیانی[1]) نے اعلان کیا تھا کہ ان کا (مسلمانوں کا) اسلام اور، ہمارا (قادیانیوں کا) اسلام اور ہے۔" (مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء)

اسی لیے مرزا صاحب نے صاف اعلان کردیا کہ مسلمانوں سے قطع تعلق اختیار کریں۔ رسالہ تشحیذ الاذہان صـ۳۱ میں ہے کہ:

"یہ جو ہم نے دوسرے مدعیان اسلام سے قطع تعلق کیا ہے اول تو یہ خداتعالیٰ کے حکم سے تھا نہ کہ اپنی طرف سے، دوسرے یہ وہ لوگ آباء پرستی اور طرح طرح کی خرابیوں میں بھی حد سے بڑھ گئے ہیں اور ان لوگوں کو ان کی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا یا ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈال دیں جو سڑ گیا ہے اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں اسی وجہ سے ہماری جماعت کس طرح ان سے تعلق نہیں رکھ سکتی اور نہ ہمیں ایسے تعلق کی حاجت ہے"

صاحبزادہ مرزا بشیر الدین قادیانی[1] کا الفضل میں اعلان کرتا ہے

"غیر احمدی سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں ان کو لڑکیاں

دینا حرام قرار دیا گیا ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا. اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں."

مرزا غلام احمد قادیانی لعنہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان فرق بتلاتے ہوئے لکھتا ہے کہتا ہے کہ:

"یہ فرق ہے ہمارے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان ان کی حالت وہ نہیں رہی جو اسلامی حالت تھی۔ یہ مثل ایک خراب اور نکمے باغ کے ہو گئے ان کے دل ناپاک ہیں۔

(احمدی اور غیر احمدی میں فرق کیا ہے ص[illegible])

مندرجہ بالا تحریرات اور دیگر بے حساب ملفوظات و مکتوبات کا اگر بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ قادیانی مذہب کو اسلام سے کچھ بھی نسبت نہیں۔ ایک ایک چیز میں انہوں نے اختلاف کیا اور الگ دین و ملت ہونے کے دعویدار ہوئے۔ انہوں نے خود ہی اپنے نظریات کا اعلان کیا اس کے باوجود بھی حنیف رامے صاحب ان کی ہمنوائی کا دم بھرنا چاہیں تو اپنی بلا سے۔ مگر جب پوری ملت اسلامیہ کو غور کرنے کی دعوت دی جاتی ہو اور قادیانیوں ہمنوا بنانے پر زور دیا جا رہا ہو تو مجبوراً ہمیں بھی وہ تحریرات سامنے لانی پڑتی ہیں جس سے ان کے دعویٰ اسلام کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ پھر ان تحریرات کی روشنی میں ملت اسلامیہ کے فقہاء کرام اور علماء عظام یا اسلامی حکومتیں انہیں پابند کریں۔ تو یہ غیر عادلانہ رویہ کیسے ہو جائے گا؟ کچھ تو غور کریں۔

عقیدۂ توحید اور قادیانی

جناب رامے صاحب مزید لکھتے ہیں۔

"بات جماعت احمدیہ کی مخالفت سے آگے بڑھ کر براہ راست خداوند تعالیٰ اور اس کے رسول مقبولؐ کے کلمے کی مخالفت تک جا پہنچی ہے۔"

جناب حنیف رامے صاحب یہ بات کہہ تو گئے مگر معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کلمہ شریف کی حقیقت پر غور نہ کیا یا مرزا صاحب و ذریتہم کی تحریرات سامنے نہ تھیں۔ یا سب کچھ جانتے بوجھتے بھی انجان بن گئے۔ خیر جناب رامے صاحب کی تسلی کے لیے مندرجہ ذیل چند حوالے بھی پیش کیے جاتے ہیں تاکہ انہیں مزید غور کا موقع ملے۔

کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کی ذات عالی کی وحدت اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کا ہی ذکر ہے۔ اور مسلمان اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ذات و صفات میں وحدہٗ لاشریک ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ شانہٗ کے پیغمبر برحق اور خاتم النبیین ہیں۔ مگر دوسری طرف قادیانی حضرات کا ان دونوں کے بارے میں نقطۂ نظر ملاحظہ فرمایئے کہ کون کلمہ کا دوست اور کون دشمن؟

مرزا قادیانی لعنہ نے لکھا ہے:

"میں خدا کا باپ ہوں" (حقیقۃ الوحی صـ۸۰)

ایک جگہ لکھا ہے کہ

"خدا سوتا بھی ہے کھاتا پیتا بھی ہے"

(البشریٰ جلد ۲ صـ۹۷)

پھر یہ بھی لکھا ہے کہ

"میں نے دیکھا کہ میں خدا ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔" (آئینہ کمالات صـ۵۶۴)

پھر یہ بھی کہا کہ خدا مجھے کہتا ہے کہ:

"انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لہٗ کن فیکون"

تو جس کا ارادہ کرتا ہے وہ فی الفور ہو جاتی ہے۔

(حقیقۃ الوحی صـ۱۰۵)

مرزا قادیانی کے الہامات میں سے ایک الہام یہ بھی ہے۔

"آوا ہیں! خدا تیرے اندر اتر آیا" (تذکرہ صـ۳۱۹)

ایک جگہ لکھا ہے کہ

"قضا و قدر کے فیصلے میں نے لکھے خدا نے دستخط کیے۔"

(تریاق القلوب صـ۳۴)

پھر یہ بات بھی لکھی کہ:

"دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند یہ گویا اس الہام کے مطابق ہے جو براہین احمدیہ میں ہے تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید و تفرید"

(اربعین ۴ صـ۳ کا حاشیہ)

پھر ایک الہام یہ بھی بتایا کہ:

"تو مجھ سے میرے بروز کے رتبے میں ہے"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ اپریل ۱۹۰۶ء)

بتائیے کلمہ شریف کے پہلے جزء لا الٰہ الا اللہ کا کیا حشر ہوا؟ کیا یہی عقیدۂ توحید ہے؟ کیا اسی کا نام کلمہ شریف پر ایمان ہے؟ اس کے باوجود بھی یہ کہنا کہ قادیانی حضرات لا الٰہ الا اللہ پر ایمان رکھتے ہیں جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے؟

عقیدۂ رسالت اور قادیانی

کلمہ شریف کا دوسرا جزء محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ مسلمانوں کا اس بات پر اعتقاد ہے کہ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اللہ تعالیٰ کے رسول برحق اور آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کسی کو کسی قسم کی بھی نبوت نہیں دی جائے گی۔ مگر قادیانی حضرات اس سے اختلاف کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اور اسی کی تعریف و توصیف میں قرآن میں اسمہٗ احمد آیا ہے۔ بھولے بھالے مسلمان سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ کلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھ رہے ہیں۔ مگر بُرا ہو منافقت کا! ایسا ہرگز نہیں۔

ان کا عقیدہ کلمہ شریف کے دوسرے جزء کے بارے میں یہی ہے کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو ہی محمد رسول اللہ تسلیم کرتے ہیں اگر ان کا عقیدہ یہ نہ ہو تو وہ ہرگز مسلمانوں کو کافر نہ کہتے۔ مسلمانوں کو دائرۂ اسلام سے خارج نہ کہتے۔ مسلمانوں سے ان کا اختلاف نہ ہوتا۔ لیکن وہ صاف صاف کہتے ہیں کہ ہمارا اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف صرف وفات مسیح پر نہیں بلکہ اللہ، رسول، قرآن وغیرہ ایک ایک چیز میں ہے۔ اس لیے جو مجھے نہیں مانتا وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔ اور کافر اس لیے کہتے ہیں کہ مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی کی بجائے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ انہیں ہی محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مانتے ہیں۔ جب کہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو! مرزا بشیر احمد قادیانی کلمۃ الفصل میں لکھتا ہے کہ:

"پس مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"
(مندرجہ رسالہ ریویو ۱۴ صفحہ ۱۵۸)

ایک جگہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ
"میں محمد رسول اللہ ہوں" (تحفۃ الندوہ صفحہ ۲۵)

اخبار الفضل لکھتا ہے کہ:
"حضور (مرزا صاحب) کو محمد مصطفیٰ ہی یقین کیا جاتے۔" (جلد ۳، ۲۵۶ ۱۷ جون ۱۹۱۵ء)

مفتی حبیب الرحمٰن قادیانی مرزا صاحب کی خدمت میں خط لکھتے ہوئے یک جگہ تحریر کرتا ہے کہ:
"یہی احمدیت وہی محمد رسول اللہ علیہ وسلم ہے وہی اس وقت ہم میں موجود ہیں (یعنی مرزا صاحب) پھر جو احمد کی تعلیم کو علیحدہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت نہیں کر سکتا کیونکہ دراصل وہ ایک ہے۔"
(الفضل مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۲۶ء)

اخبار مذکور میں ہے کہ مرزا صاحب ہی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (معاذ اللہ)

صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک
کہ جس پر وہ بدر الدجیٰ بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازیٔ امت
ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفیٰ میرزا بن کے آیا
(الفضل ۲۸ مئی ۱۹۲۸ء)

مرزا قادیانی خود ایک مقام پر لکھتا ہے کہ:
"ایسا دعویٰ امت محمدیہ میں سے کسی نے آج تک کیا ہی نہیں۔ خدا نے میرے نام محمد احمد رکھے ہیں اور خدا کی وحی نے مجھے ان ناموں کا مستحق ٹھہرایا ہے۔"
(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ۸۶)

تبلیغ رسالت ج ۱۰ صفحہ ۱۳ اور ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳ میں ہے
"براہین احمدیہ (مرزا کی کتاب ہے) میں یہ وحی اللہ ہے۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔"

(جاری ہے)

منظور احمد الحسینی

قسط ۱۱

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے وفد

کا دورہ افریقہ

مولانا مفتی محمد سعید متارا سے قادیانیت کے سلسلے میں گفتگو ہوتی رہی اور ان کو بتلایا گیا کہ قادیانیت کی بنیاد مولویت سے نفرت پر ہے۔ یہ عوام مسلمانوں اور علماء کا رشتہ کاٹ کر اپنا اُلّو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ نیز اپنا باطل لٹریچر اور محرف تفاسیر شہروں کی تمام لائبریریوں میں رکھ دیتے ہیں۔ ان کا مقابلہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ان کے خلاف لٹریچر ہر زبان میں چھاپ کر ہم بھی تمام لائبریریوں میں رکھ دیں۔

۲۹ دسمبر سے ۷ جنوری تک وان برگ کیپٹن پارک کلارس ڈورپ، پوچ اور دوسرے شہروں میں جانا ہوا۔ کلارس ڈورپ کی جامع مسجد میں عشاء کے بعد میرے رفیق سفر محترم باوا صاحب کی تقریر گجراتی زبان میں ہوئی۔ اس تقریر سے بہت فائدہ ہوا۔ چند احباب نے تقریر کو ٹیپ بھی کیا تاکہ اس کو پورے ٹرانسوال میں پھیلایا جائے۔ ۷ جنوری ۸۵ء کو صبح مدرسہ زکریا پہنچے اور حافظ بشیر احمد کے ساتھ ناشتہ کیا۔

آج ۸ جنوری ہے ماریشس جانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں صبح پونے آٹھ بجے آخری ملاقات کے لیے میاں فارم پہنچے وہاں ہم نے مولانا ابراہیم محمد میاں، مفتی احمد میاں صاحب زید مجدہما سے ملاقات کی۔ سوا آٹھ بجے ناشتہ کیا۔

پونے بارہ بجے ہم مدرسہ زکریا پہنچے۔ اور قاری عبدالحمید صاحب سے ملاقات کی۔ طلبہ حضرات کو قادیانیت پر کچھ لیکچر دیا۔ بعدہ چائے پی گئی۔ بھائی اسمٰعیل اسحٰق، برادر بزرگ مولانا عبدالحمید صاحب مہتمم آزاد ویل بھی ہمارے ساتھ۔ ظہر کی نماز قوۃ الاسلام میں پڑھی۔ پونے ۲ بجے جوہانسبرگ شہر کی طرف روانہ ہوئے عصر کی نماز جامع مسجد نیو ٹاؤن میں پڑھی۔ تمام احباب سے الوداعی ملاقاتیں کیں۔ خصوصاً مولانا احمد درویش، مولانا مفتی سلیمان پانڈور، مولانا صوفی محمد عبداللہ، مولانا عبدالصمد سے رخصت لی۔ اور لینیشیا روانہ ہو گئے۔

ماریشس روانگی

۹ جنوری ۱۹۸۵ صبح پونے ۷ بجے ہم بھائی اسمٰعیل اسحٰق اور سلیمان آدم موسیٰ کے ساتھ جوہانسبرگ ہوائی اڈہ کی طرف روانہ ہوئے تقریباً پونے ۸ بجے ہوائی اڈہ پہنچے۔ طیارہ اپنے وقت سے ایک گھنٹہ لیٹ تھا۔ ہم نے سامان بک کروا کر ساتھیوں کو رخصت کیا۔ ٹھیک سوا دس بجے ساؤتھ افریقہ ایرلائنز کے ذریعے ماریشس کے لیے روانہ ہو گئے۔ ۱۱ بجے طیارہ نے ڈربن (ساؤتھ افریقہ کی بندرگاہ) اسٹاپ کیا۔ ۱۲ بجے طیارہ پھر محو پرواز ہوا۔ اور ساڑھے تین گھنٹہ کی پرواز کے بعد ساڑھے تین بجے شام (ماریشس کے وقت کے مطابق پونے ۵ بجے) ماریشس کے ہوائی اڈہ پر اترا۔

ماریشس بحر ہند کا ایک چھوٹا سا خوبصورت جزیرہ ہے جس کا رقبہ تقریباً ۷۲۰ مربع میل ہے۔ یہ ڈربن سے تقریباً ۱۲۴۰ میل اور ممباسہ (کینیا کا ایک شہر) سے ۱۲۰۰ میل دور ہے۔ اس کی کل آبادی دس لاکھ ہے۔

جاری ہے

حاصل مطالعہ

حافظ محمد حنیف

تم ہمارے ہم تمہارے ہو گئے

جن لوگوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ وہ خدا کا نبی نہیں تھا انگریز کا نبی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا اب کسی نئے نبی کی نہ اجازت نہ گنجائش۔

برصغیر پاک و ہند میں آزادی کی تحریک اٹھی تو انگریز کو برصغیر میں اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگا ہر طرف سے جہاد، جہاد اور صرف جہاد کے نعرے بلند ہونے لگے۔ جب انگریز حکمران یہ نعرے سنتے تو ان کے پسینے چھوٹ جاتے۔ ایسے میں اس تحریک کو سبوتاژ کرنے اور مسلمانوں کے دلوں سے جذبۂ جہاد کو مٹانے کے لئے اپنے پسندیدہ اور زرخرید لوگوں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ انہیں میں سے غلام مرتضیٰ کے گھر چراغ بی بی کے پیٹ سے جنم لینے والا ایک فرد مرزا غلام احمد قادیانی بھی تھا پہلے مرزا قادیانی کو ایک واعظ، مبلغ اور مناظر کے روپ میں پیش کیا گیا اور جب اس کی شہرت عروج پر پہنچ گئی تو پھر اس سے نبوت کا اعلان کرا دیا گیا۔

برصغیر میں انگریزی عملداری سے ہی یہ قانون چلا آرہا ہے کہ جب کسی سرکاری محکمہ میں کوئی آسامی خالی ہوتی ہے تو درخواستیں طلب کی جاتی ہیں اور امیدواروں سے انٹرویو لیے جاتے ہیں۔ نبوت کسی محکمہ کی خالی آسامی نہیں بہت بڑا منصب ہے یقیناً یہ بھی بغیر انٹرویو لئے نہیں سونپا گیا ہو گا۔ انٹرویو کا انداز کیا ہو گا ذیل میں اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے۔ یاد رہے کہ انٹرویو بالواسطہ بھی ہو سکتے ہیں۔

مرزا ـــــ (ملکہ وکٹوریہ کے حضور میں) آداب عرض

ملکہ ـــــ کیسے آئے؟

مرزا ـــــ آپ کا اقبال بلند ہو مجھے ایک عدد "نبوت" چاہیئے۔

ملکہ ـــــ نبوت لے کر کیا کرو گے؟

مرزا ـــــ زندگی عیش سے گذرے گی اور "تاج برطانیہ" کی خدمت بھی ہو گی۔

ملکہ ـــــ کیسے سمجھیں کہ تم "تاج برطانیہ" کے وفادار ہو؟

مرزا ـــــ ریکارڈ منگوائیے اور دیکھئے۔

ملکہ ـــــ ریکارڈ کی ضرورت نہیں خود ہی بتا دو؟

مرزا ـــــ ادکھے ویلے میرے والد اور میرے خاندان نے گورنمنٹ کی مدد کی تھی۔ ہمارا تو پورا خاندان گورنمنٹ کا وفادار ہے۔

ملکہ ـــــ اس کا صلہ جاگیر کی صورت میں دیدیا ہے۔ اور کیا چاہتے ہو؟

مرزا ـــــ مگر میں چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کی ایسی خدمت انجام دوں جو یادگار رہے۔

ملکہ ـــــ وہ کیا؟

مرزا ـــــ آپ جانتی ہیں کہ مسلمان جہاد کا عقیدہ رکھتے ہیں، جب تک یہ عقیدہ ہے ہر مسلمان گورنمنٹ کے خلاف جان کی بازی لگا دے گا۔ اس نظریے کے خلاف ایک منظم تحریک کی ضرورت ہے۔

ملکہ ـــــ واقعی ضرورت ہے لیکن اس کے لئے طریقہ کار کیا ہوگا؟

مرزا ـــــ اس کیلئے "نبوت" کا دعویٰ ضروری ہوگا۔

ملکہ ـــــ وہ کیوں؟

مرزا ـــــ اس لئے کہ نبوت کی بنیاد پر ہی اس نظریے کو منسوخ کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ اس دعوے کے بغیر ہم لاکھ کہتے رہیں کوئی نہیں مانے گا۔

ملکہ ـــــ لیکن یہ جو مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ان کے نبی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آخری نبی ہیں اس کا توڑ کیا ہوگا۔

مرزا ـــــ مسلمانوں کا تو یہ بھی عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور وہ قیامت کے نزدیک آسمان سے نازل ہو کر آئیں گے امام مہدی کے بارے میں بھی عقیدہ ہے کہ وہ پیدا ہوں گے۔

ملکہ ـــــ ہاں یہ تو عقیدہ ہے۔

مرزا ـــــ میں اس عقیدہ کو ختم کرنے کی کوشش کروں گا اور بتاؤں گا کہ عیسیٰ علیہ السلام مرچکے ہیں اور چونکہ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ امام مہدی پیدا ہوں گے میں بتاؤں گا کہ یہ دونوں (مہدی اور مسیح) ایک ہی وجود کے دو القاب ہیں۔

ملکہ ـــــ دیکھو تو معاملہ بڑا ٹیڑھا ہے۔

مرزا ـــــ میں اکیلا نہیں میرے ساتھ ایک ٹیم اور بھی ہے ہم اس ٹیڑھے پن کو دور کر لیں گے۔

ملکہ ـــــ یہاں اور بھی طبقے ہیں اور تمام طبقے گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف ہیں اس کا علاج کیا ہوگا؟

مرزا ـــــ گرگٹ ایک جانور ہے۔ وہ مختلف روپ بدلتا رہتا ہے میں نے جہاں ضرورت محسوس کی رنگ بدلتا رہوں گا۔

ملکہ ـــــ مثلاً۔ کیسے؟

مرزا ـــــ سکھوں کو خوش کرنے کے لئے میں "گورونانک" اور "آہن الملک جے سنگھ بہادر" بن جاؤں گا۔ ہندوؤں کو خوش کرنے کیلئے "رُدّر گوپال" بن جاؤں گا۔ آریوں کو خوش کرنے کے لئے "کرشن" کا روپ دھار لوں گا عیسائیوں کے لئے مریم اور ابن مریم کہلانے لگوں گا۔ مسلمانوں کے لئے مہدی ہو جاؤں گا یہی نہیں اگر فارسیوں چینیوں سیدوں کو متوجہ کرنے کی ضرورت ہوئی تو میں "فارسی النسل" "چینی الاصل" اور "صحیح النسب سادات" میں سے خود کو ثابت کروں گا۔ الغرض ضرورت پڑی تو "معجون مرکب" بن جاؤں گا۔ اور پوچھیے؟

ملکہ ـــــ شاباش بیٹے! تم بہت ذہین معلوم ہوتے ہو جاؤ، اب ہم نے تم کو نبی بنایا۔

مرزا ـــــ آپ کا اقبال بلند ہو ـــــ ایک بات رہ گئی اجازت ہو تو عرض کروں

ملکہ ـــــ ضرور۔ ضرور

مرزا ـــــ مجھے جان کا خطرہ ہوگا، حفاظت کا بہتر انتظام ہونا چاہیے

ملکہ ـــــ ڈرو نہیں انتظام ہوگا۔

مرزا ـــــ مجھے اپنی جان کے بارے میں پیشین گوئیاں کرنی ہیں، حفاظت کا نہ صرف وعدہ بلکہ مکمل انتظام ہونا چاہیے

ملکہ ـــــ فکر ہی نہ کرو ـــــ آج سے تم ہمارے ہم تمہارے ہوگئے

رائس ایکسپورٹ کارپوریشن میں قادیانیوں کی خرمستیاں

ایک اندرونی واقف کار کا مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب کے نام خط

خط کے تمام مندرجات سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں ——— (ادارہ)

جناب مفتی احمد الرحمٰن صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دارالعلوم اسلامیہ نیو ٹاؤن مسجد کراچی۔

جناب عالی۔

گذارش ہے کہ ۲۵ اپریل [illegible] کے روزنامہ "جنگ" میں آپ کا ایک بیان نظر سے گزرا جس میں کہا گیا ہے کہ رائس ایکسپورٹ کارپوریشن میں بڑے پیمانہ پر دبئی کے جہاز سے جو ہیروئن پکڑی گئی ہے اس سلسلہ میں قادیانیوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کا یہ فرمانا بڑی حد تک درست ہے کیونکہ رائس ایکسپورٹ کارپوریشن میں ایک جنرل منیجر حمزہ بن عبدالقادر اور سارن خان ملک دو نام قابل ذکر ہیں اوّل ہیروئن کے بڑے گروپ سے تعلق رکھتا ہے جس میں سابق چیئرمین اظہار الحق اور سابق سیکرٹری کامرس کی حمایت حاصل رہی ہے جنکے اثر کی وجہ سے کارپوریشن کا دوسرا عملہ بالکل بیکار ہے جو حمزہ بن عبدالقادر کرتا ہے وہی ٹھیک سمجھا جاتا ہے۔ سارن خان ملک کا کام یہ ہے کہ وہ پنجاب سے قادیانیوں کو لاکر بھرتی کرتا ہے تاکہ یہ جس منصوبہ پر عمل پیرا ہیں اس کو بہ احسن طریقہ سرانجام دیتے رہیں۔ گذشتہ سال کے ریکارڈ سے معلوم ہو گا کہ کس قدر قادیانی بھرتی کئے گئے ہیں۔ گذشتہ سالوں میں سعودیہ کو خراب چاول بھیجا گیا احتجاج پر ۱۰۰۰ ٹن چاول بغیر حساب کے دینے کا وعدہ کیا گیا وہ ریکارڈ پر موجود ہے جس کی تحقیقات جنرل منیجر اختر الحق نے کی تھی۔ اس طرح سے دو فائدہ حاصل کئے کہ پاکستان اچھا مال دکھا کر خراب مال دیتا ہے مع چاولوں کی چوری کہ جب خراب مال واپس نہیں آیا تو کس طرح اچھا مال دیا جا سکتا ہے اس کا ثبوت اب فراہم ہو گیا کہ نامعلوم کس کس طریقہ سے یہ حکومت کو نقصان پہنچاتے رہے ہوں گے میں ایک پارٹی کا نام تحریر کر رہا ہوں چاولوں کی ایکسپورٹر ہے اور مینفسہ طور پر قادیانی ہے اس کا نام داسم ہے جو دوبئی شارجہ کو چاول پاکستان سے لیکر فراہم کرتا ہے یہ ۱۰۰۰/- ٹن بھی اُسی کے ذریعہ روانہ کرنا چاہتا ہو گا۔ حمزہ بن عبدالقادر قادیانی تو کھل کر کہتا ہے کہ تم لوگ ہم کو کافر کہتے ہو۔ [illegible] میں قاسم گودام بہیری میں صدر کے حکم کے تحت نماز کی جگہ بنائی گئی تھی اس نے اس وقت یہ جملہ ادا کیا تھا اور مسجد کو ہٹا دیا تھا کہ میری موجودگی میں مسجد نہیں بنے گی لیکن بعد میں یہ شکایت چیئرمین سے کی گئی تو مسجد تو بن گئی لیکن جدوجہد کرنے والے انسپکٹر کو ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑا۔ اس نے تحریلیہ استعفےٰ دیا جس میں اس کا نام لکھا کہ مسجد کے سلسلہ میں اس سے جھگڑا رہتا ہے بغیر تحقیقات کے اپنا اثر استعمال کرتے ہوئے اس کا استعفےٰ چیئرمین نے منظور کر لیا اور جب وہ ملا تو چیئرمین کہتا ہے کہ میں مجبور ہوں۔ جب یہاں پر دین کے کام کرنے والوں کے ساتھ یہ سلوک ہو گا تو

کیا امید کی جا سکتی ہے کہ یہاں رہن پھلے پھولے گا کوئی ہمت کر سکتا ہے۔ آپ لوگ بھی مجبور ہیں۔ مصلحتاً آپ کے اور حکومت کے مدنظر رہتی ہے اگر یہی حال رہا تو مصلحت میں ہی اس ملک کو تباہی دیکھنی پڑے گی اور یہ ہو رہا ہے اور دشمن بے فکر ہے

اب میں آپ کو اس گروپ کی نشاندہی کرتا ہوں جو بیٹھے عہدہ پر قادیانی یا قادیانی نواز ہیں۔

(۱) اظہار الحق۔ سابق چیئرمین R.E.C.P، سابق کامرس سیکرٹری آجکل معلوم ہوا ہے باہر گیا ہوا ہے۔

(۲) فیض الرحمٰن۔ انکم ٹیکس ایڈوائزر۔ متعلقہ ٹریولز ایجنسی اور کمپنیز۔

(۳) ذکریا سعید۔ مالک OCEAN SHIPING Co جس کے دو جہاز ہیروئن کے سلسلے میں ایک شارجہ اور ایک امریکہ میں زیر حراست ہے۔ واردات پر دبئی فرار

(۴) ایس۔ اعزازی کونسلر جنرل آف پاکستان۔ داماد۔ ذکریا سعید حمزہ بن عبدالقادر کا قریبی رشتہ دار۔

(۵) ایک صاحب اور ہیں نام ابھی معلوم نہیں ہو سکا ماڈرن موٹر والے حال ہی میں گلیور ٹریول ایجنسی خریدی ہے اسی ہی ٹریول ایجنسی نے مرزا طاہر کا ٹکٹ بنایا تھا۔

جب اس حکومت کی لاعلمی کا یہ حال ہو تو خدا ہی حافظ ہے۔ رائس ایکسپورٹ کارپوریشن ہیروئن کا اڈا نہ بنے گی تو کیا ہو گا۔

لہٰذا اب عبدالرحمٰن ایریشن ڈائریکٹر حمزہ بن عبدالقادر ساری خان ملک اور چیئرمین (جو کہ بالکل نالائق بیوروکریٹ ہے) کے خلاف RECP کی تحقیقات کسی ملٹری A.I.C سے جو کہ قادیانی نہ ہوں کرائی جائے یہ میں نے اس لئے لکھا ہے کہ عبدالرحمٰن نے کسی ملٹری والے قادیانی کے کہنے سے حمزہ بن عبدالقادر کے خلاف [illegible] ریکارڈ تبدیل کیا ہے۔ حمزہ بن عبدالقادر نے ہر کلیدی عہدہ پر P.A. اپنے زرخرید غلام یا قادیانی رکھے ہوئے ہیں تاکہ ہر وقت کی خبر اسے کو معلوم ہوتی رہے۔ چاولوں کا ٹھیکیدار۔ عالم ہے جو حمزہ بن عبدالقادر قادیانی کا حصہ دار ہے اس کے ذریعہ یہ ربوہ اور دیگر ملک مثلاً اسپین کی مسجد اور افریقہ میں قادیانیوں کے خلاف مقدمہ میں روپیہ روانہ کرتا ہے۔

چیئرمین نے کس قانون کے تحت ایڈوانس میں ایک لاکھ روپیہ حکومت کا اس کو دیا۔ ٹھیکیدار کو حمزہ کی وجہ سے ناجائز کام کرنے کے سرٹیفکیٹ ملتے رہے ہیں اس کی تحقیقات نہایت ضروری ہے۔ جس کی وجہ سے حکومت کو بہت نقصان ہوا ہے۔ مثلاً

(۱) کم فاصلہ پر چاول پڑا ہے زیادہ دور چاول ظاہر کر کے اس کا سرٹیفکیٹ جاری کیا گیا

(۲) چاولوں اور بوریوں میں آگ لگوائی گئی جس سے زیادہ سے زیادہ نقصان ظاہر کر کے فائدہ لیا گیا اور آئندہ خراب چاول کو نیلام کرایا گیا اور اچھا مال باہر نکالا گیا عرصہ دراز سے ایک علاقہ میں تعیناتی کی وجہ سے سیکورٹی بالکل بیکار ہو گئی اور یہ اس کا ماہر ہے کہ ہر آدمی کی قیمت لگاتا ہے اور حرام کے مال سے بیت المال قائم کیا ہوا ہے جس سے غریبوں کو روپیہ دیتا ہے اور کوئی شکایت نہیں کرتا دوسرے قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے۔

یہ حالات میں نے تحریر کر دیئے ہیں اس پر آپ تحقیقات کرا سکتے ہیں تو کرائیں جب معلوم ہو گا کہ قادیانی ہمارے ملک میں کس قدر بااثر اور کلیدی عہدوں پر فائز ہیں اور حکومت خاموش۔

خط لمبا ہو گیا ہے یہ فقط میں نے آپ کے اخبار کے بیان کے تحت لکھنے کی جرأت کی ہے سچی بات کرنے پر سزا تو مل سکتی ہے چاروں طرف سے بھیڑیے اور گیدڑ تو حملہ کر سکتے ہیں لیکن باضمیر یہ سوچ کر چپ ہو جاتے ہیں کہ کس کی کس سے شکایت کریں کس کو اپنا دشمن بنائیں جبکہ حکومت کچھ کرنا ہی نہیں چاہتی میں اللہ کو گواہ کر کے تحریر کر رہا ہوں کہ واقعات ایسے ہی ہیں آج تک کسی ادارے کی تحقیقات کی ہوئی عوام کو معلوم نہیں ہوتی

فقط

ضبط و ترتیب منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل کا جواب

تحریر: مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی

پلاٹ کا مسئلہ

س: ہم لوگوں نے ایک پلاٹ مسجد کے لیے رکھا ہے۔ وہ پلاٹ مسجد کے نام وقف کردیا ہے اور اس کی بنیادیں بھی کھودی جاچکی ہے اور بنیاد کی مزدوری بھی ادا کردی ہے۔ اب کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ مسجد دوسری جگہ بنوانی چاہیے۔ تاکہ وہاں پر نمازیوں کی کثرت ہو۔ جب کہ دوسری سینٹر کی جگہ ہے۔ آپ سے دریافت یہ کرنا ہے کہ دوسری جگہ کے بدلے میں پہلی والی جگہ تبدیل کی جاسکتی ہے یا پہلی والی جگہ کو فروخت کرکے دوسری خریدیں پہلی والی جگہ میں اینٹ ابھی نہیں لگائی ہے۔ صرف بنیاد کھودی گئی ہے اسی جگہ پر سجدہ بھی نہیں ہوا ہے۔

ج: جگہ زمین مسجد کے لیے وقف کرکے جب لوگوں کو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت دیدی جائے۔ اور لوگ نماز شروع کردیں تب اس کو مسجد کا حکم دیا جاتا ہے خواہ تعمیر ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ اس لیے آپ پہلے پلاٹ کی جگہ دوسری جگہ مسجد کے لیے دے سکتے ہیں۔

س: قربانی کا گوشت کسی کو بھی دے سکتے ہیں۔ لیکن کھال کے لیے قید کیوں ہے؟ وہ بھی گوشت کی طرح دے سکتے ہیں یا نہیں۔ اس کے لیے مستحق شخص کی پابندی کس وجہ سے ہے؟

ج: قربانی کی کھال جب تک فروخت نہیں کی گئی اس کا حکم گوشت کا ہے۔ اور کسی کو بھی دیدینا جائز ہے۔ فروخت کے بعد اس کا صدقہ واجب ہے۔ وہ غریب ہی کو دے سکتے ہیں۔

س: مسجد نبویؐ میں امام کے سامنے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔ جب کہ دوسری مساجد میں نہیں پڑھ سکتے۔ مسجد نبویؐ کے لیے کوئی خاص حکم ہے یا نہیں؟

ج: مسجد نبویؐ کے لیے ایسا کوئی خاص حکم نہیں، اس کا حکم بھی وہی ہے جو دوسری مساجد کا ہے۔ پس مقتدی کا امام سے آگے ہوجانا اس کی نماز کے لیے مفسد ہے، خواہ مسجد ہو یا غیر مسجد اور مسجد نبویؐ ہو یا کوئی اور مسجد۔

ہوٹل کی ٹپ

طارق فاروق نظامی، کراچی

س: میں ایک ہوٹل میں بیرا ہوں۔ جہاں ہمیں تنخواہ کے علاوہ ہر روز ٹپ (بخشیش) ملتی ہے۔ جو گاہک اپنی مرضی سے ہمیں خوش ہوکر دے دیتا ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا یہ ٹپ ہمارے لیے حلال ہے یا حرام۔ ذرا تفصیل سے جواب دیجیے گا تاکہ میں اپنے دوسرے ساتھیوں کو بھی بتا سکوں۔

ج: جو لوگ اپنی خوشی سے دے دیں ان سے لینا حلال ہے مگر اس کو حق سمجھنا یا اس کا مطالبہ کرنا جائز نہیں۔

س: میرا ایک دوست عیسائی ہے۔ میرا اس کے گھر روزانہ کا آنا جانا ہے اکثر وہ مجھے کھانا بھی کھلا دیتا ہے۔ کیا کسی غیر مسلم کے یہاں کھانا کھا لینا جائز ہے یا نہیں۔ کیونکہ جس پلیٹ میں ہم کھانا کھاتے ہیں۔ اُن میں اکثر وہ لوگ سور وغیرہ بھی

کھاتے ہیں۔

ج: برتن اگر پاک ہوں اور کھانا بھی حلال ہو، تو غیر مسلم کا کھانا جائز ہے۔ مگر غیر مسلم سے دوستی جائز نہیں۔

س: کیکڑا کھانا حرام ہے یا حلال؟

ج: کیکڑا حلال نہیں۔

حضرت ام ہانی

س: ام ہانی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا رشتہ تھا۔ اُم ہانی جن کے گھر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ اُم ہانی کا نسب نامہ کیا ہے جواب تفصیل سے دیں۔

ج: ام ہانی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن تھیں۔ واللہ اعلم

امامت کا مسئلہ

غلام مصطفیٰ حقانی، کراچی

س: ایک شخص نے تیرہ سال امام کے فرائض سرانجام دیے اور بعد میں اس نے امامت سے استعفیٰ دے دیا۔ اور محلہ والوں نے اور امام مقرر کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد اس نے بھی استعفیٰ دے دیا۔ پھر ایک اور امام مقرر کیا دو سال بعد اس نے بھی استعفیٰ دے دیا اور پھر محلہ والوں نے ایک امام مقرر کیا اور اب پہلا امام جس نے ۱۳ سال امامت کی وہ اگر موجودہ امام کی موجودگی یا اجازت بغیر کھڑے ہو کر نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

ج: جب وہ امام نہیں تو امام کی اجازت کے بغیر کیسے پڑھا سکتا ہے۔

س: غیر شادی شدہ کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو وہ کس صورت میں اور اگر نہیں درست تو کس صورت میں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ غیر شادی شدہ کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی اور ایسے کو امام مقرر کرنا درست نہیں۔

ج: غیر شادی شدہ اگر نیک پارسا ہے تو نماز اس کے پیچھے صحیح ہے۔

س: جو مولوی، قاضی یا امام مسجد، ٹی۔وی دیکھنے اور گانا سننے کا مشتاق ہو ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

ج: جو شخص ٹی۔وی دیکھتا اور گانا سنتا ہو اس کو امامت سے ہٹا دیا جائے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

س: جو شخص اپنے گھر میں ٹی۔وی یا ریڈیو رکھ کر اپنی اولاد کو سنتا ہو ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا یا اس کو امام مقرر کرنا درست ہے یا نہیں

ج: مندرجہ بالا جواب میں آچکا ہے۔

رات کو جاگنے کا مسئلہ

غفران احمد ٹونکی، کراچی

س: کیا رات اللہ تعالیٰ نے آرام کے لیے بنائی ہے۔ یہ صحیح ہے یا غلط ہے؟

ج: رات قدرتی طور پر سکون کا وقت ہے اس لیے اس کو بطور انعام ذکر کیا گیا ہے۔ مگر اس کے یہ معنیٰ نہیں کہ رات میں آرام کے سوا کچھ کرنا ہی نہیں چاہیے۔

س: ڈاکٹروں کے مطابق جو شخص بغیر کام کیے ہوئے ساری رات جاگے وہ صبح اپنے دل کا معائنہ کرائے، تو حکیم اور ڈاکٹروں کے مطابق اس کا دل و دماغ درست نہیں بتایا جاتا۔ کیا یہ صحیح ہے!

ج: میں ڈاکٹر نہیں کہ ڈاکٹروں کی رائے پر کوئی تبصرہ کر سکوں، تاہم ڈاکٹر صاحبان بھی بقول آپ کے ساری رات جاگنے کے بارے میں یہ رائے دیتے ہیں۔ اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ رات کے وقت کام کرنا ہی سرے سے ممنوع ہے۔

ماہنامہ انوارِ مدینہ لاہور
حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب
نمائندگان خصوصی و منظر: محمد طارق فاروق، بھکر

بقیہ : بزم ختم نبوت

قادیانی اپنی ضد چھوڑ دیں

مسلمان ۱۹۰۱ء سے مرزا غلام احمد قادیانی اور اُس کے ماننے والوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کہتے آرہے ہیں۔ اس بات کے حق میں سینکڑوں کتابیں اور کروڑوں اشتہارات وغیرہ لکھے اور تقسیم کیے گئے مرزائے قادیانی نے خود ہی اپنے خط بنام ملکہ وکٹوریہ ملکہ انگلستان اور ہندوستان مورخہ ۱۸۹۹ء۔۸۔۲۰ میں تحریر کیا ہے کہ اُس کے والد غلام مرتضیٰ نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ۵۰ گھوڑے اور ۵۰ نوجوان بہادر شاہ ظفر کی مسلمان فوج کو قتل کرنے کے لیے انگریزی فوج کو دیئے تھے۔ اور یہ کہ خدا کی نگاہیں اس ملک پر ہیں جس پر تیری نگاہیں ہیں۔ خدا کی رحمت کا ہاتھ اس رعایا پر ہے جس پر تیرا ہاتھ ہے۔ اور تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ اور یہ کہ میں نے جہاد کو حرام کردیا ہے۔ اور اس کے متعلق پچاس ہزار کتابیں اور رسائل لکھ کر مسلم ممالک اور مکہ و مدینہ میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ جب علامہ اقبالؒ کو اس کا علم ہوا۔ تو انہوں نے ۱۹۳۴ء میں انگریز حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ چونکہ احمدیت یہودیت کا چربہ ہے۔ اور احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔ اس لیے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ نیز انگریزی حکومت کے زمانہ میں ہی بہاول پور کی عدالت نے احمدیوں قادیانیوں کو غیرمسلم قرار دیا۔ اس کے بعد پاکستان کی کئی عدالتوں نے احمدیوں کو کافر ثابت کیا۔ ۱۹۷۴ء میں مرزا ناصر احمد قادیانی کو ۱۱ دن قومی اسمبلی میں اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیا گیا اس کے باوجود قومی اسمبلی نے انہیں غیرمسلم قرار دے دیا۔ ۱۹۷۳ء کے آئین پاکستان کا حصہ بنا دیا۔ ۱۹۸۴۔۴۔۲۶ کو صدر پاکستان نے صدارتی آرڈیننس کے ذریعہ قادیانیوں کو مسلمان کہلوانے پر تین سال قید اور جرمانہ کی سزا مقرر کردی۔ اس پر قادیانیوں نے دو تین درخواستیں وفاقی شرعی عدالت میں دائر کردیں۔ کہ آرڈی ننس مورخہ ۱۹۸۴۔۴۔۲۶ اسلام کے خلاف ہے۔ مگر وفاقی شرعی عدالت نے بھی ۱۳۰ صفحوں کے فیصلہ میں لکھا کہ احمدی، قادیانی کافر ہیں۔ اس لیے ۱۹۸۴۔۴۔۲۶ کا آرڈیننس اسلام کے خلاف ہرگز نہیں ہے۔ لیکن مندرجہ بالا سب عدالتی فیصلوں کے باوجود قادیانی حضرات اپنے آپ کو مسلمان کہلانے پر مُصر ہیں۔ اور اس میں ہرگز شرم محسوس نہیں کرتے۔ بلکہ ۹۹ کروڑ مسلمانوں کو مرزائے قادیانی کی نبوت سے انکار کی وجہ سے کافر یقین کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے کلمہ طیبہ کے بیج لگا کر اور اپنے مکانوں اور عبادت گاہوں پر کلمہ تحریر کرکے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ اور اس طرح سے دو شکار کرتے ہیں۔ ایک تو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ دوسرے مرزا غلام احمد قادیانی ؑ کو محمد رسول اللہ ظاہر کرکے مسلمانوں کو اشتعال دلاتے ہیں۔

خود قادیانیوں کو خوب پتہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ؑ نے اپنی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" میں یہ دعویٰ بڑے زور سے کیا ہے۔ کہ خود محمد رسول اللہ ہے۔ اور قرآن کریم کی محمد اور احمد والی دونوں آیتیں مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں ہیں۔ اس سلسلہ میں اکمل قادیانی کے شعر یوں ہیں

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں!
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں!

اگر قادیانی حضرات کو مسلمان رہنے اور کہلانے کا اس قدر شوق اور عشق ہے۔ تو انہیں مرزا غلام احمد قادیانی ؑ کو نبی "رسول" اور محمد رسول" ماننے کی بجائے اس پر لعنت بھیج کر اور قادیانیت سے تائب ہوکر دائرہ اسلام میں داخل ہوجانا چاہیے۔ پھر انہیں کوئی نہ کافر کہے گا۔ اور نہ ہی کلمہ کے بیج لگانے سے روکے گا۔ اور نہ دفعہ ۲۹۸۔سی کے تحت گرفتار کرکے تین سال قید اور جرمانہ کی سزا دے گا۔

ملک منظور الٰہی اعوان۔ سیالکوٹ

سڑک کا نام ایم ایم احمد روڈ
یہ کس خدمت کا صلہ ہے؟

محترمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں اکثر صدر سے شارع فیصل سے ہوتا ہوا۔ اناڑھی کی طرف جاتا ہوں۔ اس شارع فیصل پر بلوچستان ہاؤس واقع ہے۔ وہاں سے تھوڑا سا آگے جائیں تو دائیں طرف ایک سڑک نکلتی ہے۔ جس کا نام ایم ایم احمد

روڈ رکھا گیا ہے۔ میں جب اس کو دیکھتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں۔ کہ آخر ملک و ملت کے اس بدترین دشمن اور مشرقی پاکستان کو جدا کرنے والے اس غدار کو اہمیت کیوں دی گئی اور کس خدمت کے صلہ میں پاکستان کی ایک بین الاقوامی شاہراہ کے ساتھ ایک سڑک کا نام اس کے نام پر رکھا گیا ہے۔

آپ نے ابھی چند ماہ پیشتر مشرقی پاکستان کے رہنما مولوی فرید احمد مرحوم کے لڑکے کا وہ بیان پڑھا ہوگا۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا ذمہ دار مرزا مظفر احمد المعروف ایم۔ ایم احمد ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس مسئلہ کو ضرور اٹھائیں گے اور متعلقہ حکام کو متوجہ کریں گے۔

ذکار الرحمان۔ لانڈھی کراچی۔

ایک بیوروکریٹ کی کتاب

مکرمی و محترمی

سلام مسنون! مرچ کوٹر نامی ایک کتاب جو مدارس اور کالج کی لائبریریوں میں موجود ہے جو فیروز سنز لاہور سے چھپی ہے۔ غالباً فاضل اردو اور ایم۔اے اردو کے نصاب میں بطور امدادی کے بھی شامل ہے۔ میرے پیش نظر کتاب کا آٹھواں ایڈیشن ہے۔ جس کے صفحہ ۱۸۰ تا ۱۸۱ میں انگریزوں کے جاسوس ٹولے مرزائیوں کی توصیف و توصیف کی گئی ہے۔ حالانکہ اب مرزائیوں کی ملک و اسلام دشمنی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔

کتاب کے مصنف بیوروکریٹ ہیں۔ اس لیے ان کے قلم سے اس قسم تعریف بعید نہیں۔ اس کتاب کو لائبریریوں میں موجود نہیں ہونا چاہیے اور اگر یہ کتاب بطور امدادی کتاب کے نصاب میں شامل ہے۔ تو اسے نصاب سے خارج کیا جائے۔ ورنہ عوام اس کی ضبطی کا مطالبہ کرنے اور اس کے خلاف تحریک چلانے میں حق بجانب ہوں۔ والسلام

مولانا محمد اسلم

خطیب جامع مسجد حسینی ہارون آباد

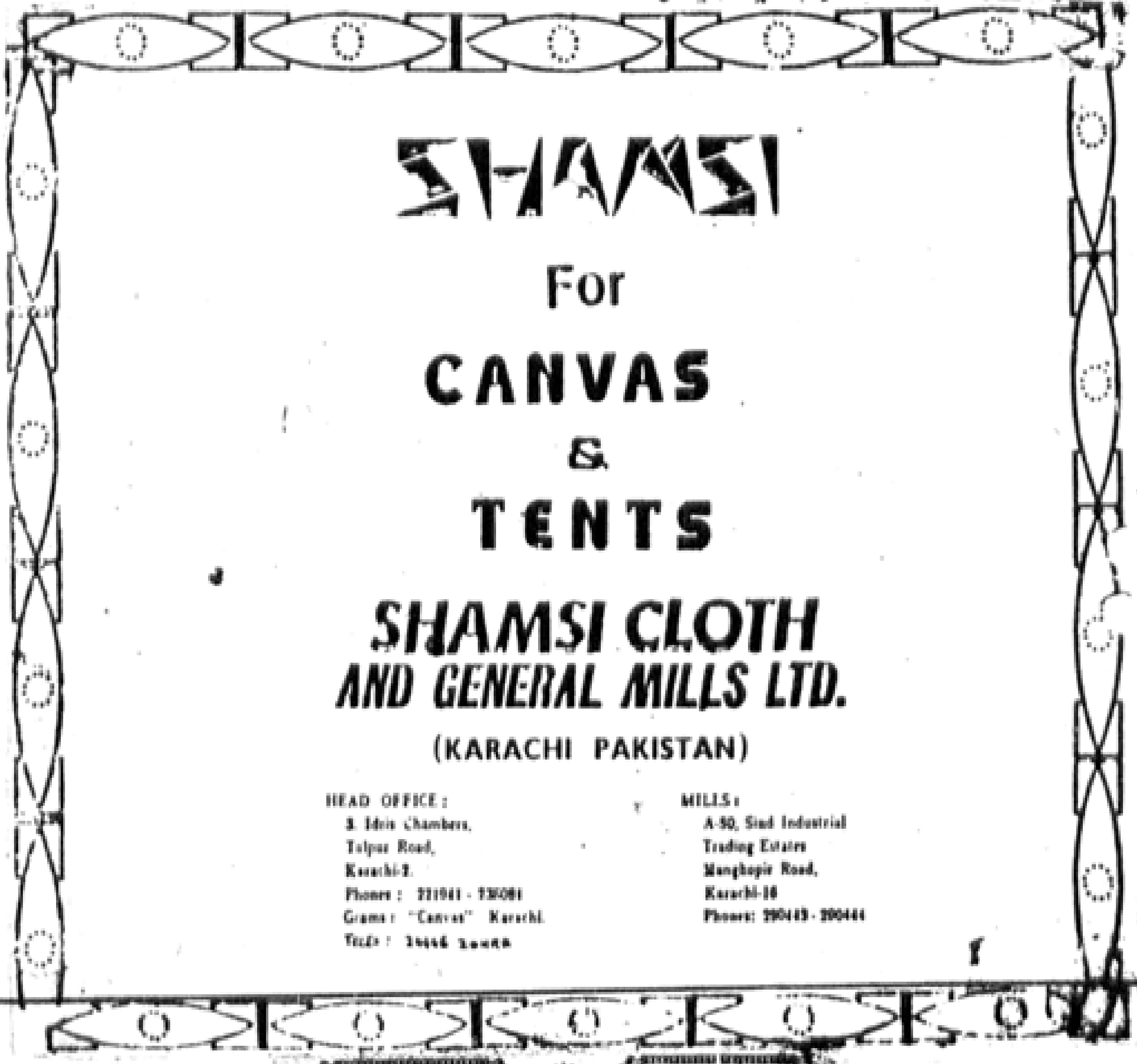

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3220

مجلس تحفظ ختم نبوت کے بیت المال کو مضبوط بنایئے

مرشد العلماء حضرت مولانا خان محمد مدظلہ
امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
کی اپیل

قادیانی، مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں امسال قادیانیوں نے اپنی ارتدادی سرگرمیوں کے لئے ۲۵ کروڑ روپے کے بجٹ کا اعلان کیا ہے۔

کیا آپ نے اسلام کی سربلندی، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے سدباب کے لئے اپنی آمدنی سے کچھ رقم مختص کی ہے؟

"مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان"

- جو ملت اسلامیہ کی واحد نمائندہ تنظیم ہے جو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قائم کردہ ہے۔
- جو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پوری دنیا میں سرگرم عمل ہے۔
- جس کو شیخ الاسلام مولانا یوسف بنوریؒ کی قیادت حاصل رہی۔
- جس کے ملک بھر میں ۴۰ سے زائد دفاتر اور ۵۰ فاضل مبلغ کام سرانجام دے رہے ہیں۔
- جو لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کرتی ہے۔
- جس نے پاکستان کے مسلمانوں کے تعاون سے ملک میں ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء میں کامیاب تحریکیں چلائیں۔
- جس کے مبلغین ہر سال بیرون ملک تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے لئے دورے پر جاتے ہیں۔
- جس کے دو ہفت وار جرائد شائع ہوتے رہیں۔
- جس کے بارہ دینی مدارس اور مسجدیں ملک کے مختلف علاقوں میں قائم ہیں۔
- جس نے وفاقی شرعی عدالت پاکستان اور جنوبی افریقہ کیپ ٹاؤن کیس میں تاریخی کردار ادا کیا۔

اہم بات

- قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں مجلس کی سرگرمیاں تیزی سے جاری ہیں وہاں دو مساجد و مدارس قائم ہیں جہاں سے حق کی آواز بلند ہو رہی ہے۔
- ساہیوال شہید کیس میں اب تک مجلس نے پچھتیس ہزار روپے خرچ کئے۔
- حال ہی میں مجلس کا ایک وفد کینیا، جنوبی افریقہ، ماریشس اور ری یونین کا دورہ کر کے واپس آیا ہے۔

یہ سب

اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں

آپ بھی اپنا حصہ ڈالیں اور قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق ہوں۔
مخیر دوستوں اور دردمندانِ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ امسال زیادہ سے زیادہ زکوٰۃ، صدقات، عطیات اور فطرانہ کی رقم سے مجلس کے بیت المال کو مضبوط بنائیں

رقوم جمع کرانے کیلئے

دفتر مرکزیہ مجلس تحفظِ ختم نبوت پاکستان ملتان • مجلس تحفظِ ختم نبوت کراچی

حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر ۷۶۳۳۸ — جامع مسجد باب رحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون نمبر ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں الائیڈ بنک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۹ — میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔